روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | جمعرات - ۷ - جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ / ۳ - فتح ۱۳۷۱ ہش - ۳ - دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۷۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک عمل میں ضروری ہے کہ ایمان اخلاص اور صواب ہو

اول اور مقدم ایمان ہے۔ بدوں اس کے کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا۔ ہر ایک عمل میں ضروری ہے کہ ایمان۔ اخلاص اور صواب ہو۔ یہ پتہ لگانا کہ کس درجہ کا (صاحب ایمان) ہے آسان نہیں۔ ایک دراز تجربہ کے بعد معلوم ہو سکتا ہے۔ شادی غمی کا موقع آتا ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے۔ اور دوسری طرف برادری کا قانون اور قومی محرکات۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کی حکومت سے نہیں نکلتا اور قومی اور برادری کے اصولوں کی پرواہ نہیں کرتا تو بے شک مخلص (صاحب ایمان) ہے۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الاوّل)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اگر ہمارے پاس کبھی کچھ ہو تو دوسرے دن سب خرچ ہو جاتا ہے۔ جو کچھ ہوتا ہے جماعت کا ہوتا ہے اور وہ بھی لنگر خانہ میں خرچ ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات کچھ بھی نہیں رہتا اور ہمیں غم پیدا ہوتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ کہیں سے بھیج دیتا ہے۔ اکثر لوگ خدا تعالیٰ کی پوری پوری قدر نہیں سمجھتے (.......) اس زمانہ کے فلسفی تو ایسی باتیں کرنے والے کو نادان بے وقوف اور پاگل کہتے ہیں۔ مگر ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کے مجرب اور آزمودہ فلسفہ کو ہم ردّ کس طرح کر سکتے ہیں۔ چونکہ خدا پر پورا ایمان نہیں ہوتا اس لئے اس کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بھی دریغ کرتے ہیں مگر ہمارے خیال میں مال تو پھر مال ہے۔ اس راہ میں تو جانیں بھی قربان کر دینی چاہئیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰۷)

درخواست دعا

○ محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مفتی سلسلہ کی زوجہ محترمہ عرصہ چار سال سے مختلف جسمانی عوارض میں مبتلا ہیں اور آج کل صحت بہت خراب ہے مکمل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

○ محترمہ ممتاز فقر اللہ صاحبہ دل کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے شعبہ I.C.C.U میں داخل ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل کی اہلیہ محترمہ فالج کے عارضہ سے کئی ماہ سے بیمار ہیں۔ طبیعت کبھی بہتر ہو جاتی ہے تاہم زیادہ افاقہ نہیں ہو رہا۔

○ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد خورشید صاحب آف کراچی حال امریکہ کی دل کی تین شریانیں بند ہو گئی تھیں۔ ایک دفعہ انجیوگرافی کے ذریعہ کھولی گئی تھیں اب دوبارہ چند روز میں متوقع ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

○ قارئین کرام سے گذارش ہے کہ تمام احمدی طلباء کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں احسن طریق پر علم حاصل کرنے کی توفیق دے۔ امتحانات میں نمایاں کامیابیاں عطا کرے اور پھر عملی زندگی میں بھرپور خدمتِ دین کی توفیق سے نوازے۔ (ادارہ)

احمدی شعراء کرام کی خدمت میں

احمدی شعراء کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ روزنامہ الفضل میں اشاعت کے لئے اپنا معیاری کلام بھجوائیں۔ ادارہ الفضل پختہ فکر شعراء کے منظوم کلام کا ہمیشہ منتظر رہتا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ شعراء حضرات اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ (ایڈیٹر)

کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی کسی کو تکلیف نہ پہنچے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثالث

ایک صفائی کا تعلق کانوں سے ہے۔ (۔۔) نے ہمیشہ ہی اس قسم کی صفائی کو قائم رکھنے پر زور دیا ہے۔ لیکن خصوصاً اجتماعات کے موقع پر کہا گیا ہے کہ دیکھو اس قسم کا گند بھی فضا میں نہ ہو۔ فضا میں اس لئے کہ رہا ہوں کہ آواز کی لہریں ہماری فضا میں چکر لگا رہی ہوتی ہیں چنانچہ کہا کہ پبلک پلیسز (یعنی عوام الناس کے استعمال کی جگہوں) میں جو میں سڑکیں بھی ہیں اور سڑکوں کے علاوہ بعض اور مقامات بھی ہوتے ہیں۔ جہاں لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہاں رفث نہیں ہونا چاہیئے۔ فحش کلامی نہیں ہونی چاہیئے۔ ایسی بات نہیں ہونی چاہیئے جو اچھی نہ لگے۔ اور قبیح ہو۔ آگے اس کے کئی درجے ہیں بعض ایسی باتیں ہیں کہ اگر دو دوست گھر کے اندر بیٹھے ہوئے آپس میں ہنسی مذاق کر لیں تو وہ قابل اعتراض نہیں ہوتیں۔ لیکن اگر وہی چیز سڑک پر کی جائے تو وہ قابل اعتراض ہو جاتی ہے۔ بعض ایسی باتیں ہیں کہ اگر مرد ملے ہیں ہو رہی ہوں تو اتنی زیادہ قابل اعتراض نہیں ہوتیں لیکن اگر کوئی بہن وہاں سے گزر رہی ہو اور اس کے کانوں میں بھی وہ آواز پڑ جائے تو وہ بات بڑی سخت قابل اعتراض ہو جاتی ہے کہ تم نے اپنی بہنوں کا خیال نہیں رکھا۔ اور اپنی زبانوں کو قابو میں نہیں رکھا۔ پس خاص طور پر یہ کہا گیا ہے کہ اپنے ماحول کو جس میں ساؤنڈ ویوز یعنی صوتی لہریں ہر وقت چل رہی ہیں۔ صاف رکھو۔ جب ہم بولتے ہیں تو آواز کی لہریں چلتی ہیں۔ ان میں گندگی نہیں ہونی چاہیئے۔ وہ بھی صاف ہونی چاہئیں۔

پھر ایک مرکب گندگی یہ ہے کہ کوئی لڑ پڑے اس میں آواز بھی آئے گی اور دیکھنے والا اور پاس سے گزرنے والا بھی کراہت محسوس کریگا کہ جو بھائی بہنیاں مرصوص بنائے گئے ہیں ان کا آپس میں جھگڑا ہو رہا ہے اور ہو بھی پبلک پلیس (PUBLIC PLACE) پر رہا ہے۔ اجتماعات میں اس قسم کے واقعات ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے، کیونکہ بڑے اجتماعات میں بعض دفعہ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے میں سستی ہو جاتی ہے۔ لیکن بعض بڑے اچھے نمونے ہیں (....)

غرض اجتماعات میں بہت سی چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں جو دوسروں کو تکلیف دے سکتی ہیں۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ اور کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ چھوٹی بات ہو یا بڑی اگر تکلیف پہنچے تو آدمی اسے برداشت کر جائے جھگڑا نہیں کرنا۔ اخلاقی لحاظ سے یہ پاکیزگی، یہ طہارت یہ صفائی فضا میں ہونی چاہیئے۔ گندگی سے پاک اور مطہر فضا ہونی چاہیئے۔

(از خطبہ فرمودہ ۳ نومبر ۱۹۷۶ء)

علم حاصل کرنے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ : پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۔ فتح ۱۳۷۱ ہش ۔۔۔ ۳۔ دسمبر ۱۹۹۲ء

ربِّ کریم ــــ ہمارا مُشکلکشاء

مشکل کے سلسلہ میں جو باتیں ذہن میں آتی ہیں وہ یہ ہیں کہ یا تو مشکل آئے ہی نہ۔ یا آئے تو آسان ہو جائے۔ یا ہم اس پر قابو پالیں اور یہ تینوں باتیں ہمارے اپنے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اسے کبھی کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ یا اس نے از خود کوئی مشکل پیش آنے ہی نہیں دی۔ اور جب مشکل پڑ ہی جاتی ہے تو اسے آسان بنانا بھی ہمارا اپنا کام نہیں ہے۔ اگر ہم آسان بنانے کے قابل ہوں تو مشکل کو مشکل ہی کیوں رہنے دیں۔ اور یہ کہ مشکل آجائے تو اس پر قابو پا لیا جائے۔ مشکل تو ہے ہی اس بات کا نام کہ بات ہماری استطاعت سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے اس پر قابو پانا بھی کلّی طور پر ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ چاہے تو ہمیں مشکل پیش ہی نہ آئے۔ آئے تو اسے آسان بنا دے یا اس پر قابو پانے کی ہمیں استطاعت عطا فرما دے اور یہ ساری باتیں صرف اسی اور اسی طرح ممکن ہیں کہ خدا تعالیٰ ہماری مشکل کشائی کرے۔ اور وہ کرتا بھی ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ "رب کریم ــ ہمارا مشکل کشاء۔ ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہو سکتا جسے کبھی بھی کوئی مشکل پیش نہ آئی ہو اور اس نے خدا تعالیٰ سے دعا نہ کی ہو اور اسکی مشکل کشائی نہ ہوئی ہو مشکل کشائی تو بعض اوقات بغیر دعا کے بھی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ از خود فضل فرما دیتا ہے۔ اور مشکل جو عام طور پر ــ بلکہ ہمیشہ ہی ــ ہماری فطری خامیوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اس پر ستّاری فرماتا ہے۔ اسے ڈھانپ لیتا ہے۔ یا اسے اتنا آسان بنا دیتا ہے کہ وہ ہماری استطاعت کے دائرے میں آ جائے۔ لیکن مشکل کے وقت انسان ضرور خدا تعالیٰ کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اس کے آگے جھکتا ہے اور اضطرار کے ساتھ دعا کرتا ہے۔

آپ اپنی کسی انتہائی مشکل کے وقت مشکل کشائی کا کوئی واقعہ ہمیں تحریر کر کے ارسال کریں تاکہ ہم سب کے ازدیاد ایمان کا باعث ہو۔ ورق کے ایک طرف لکھئے۔ خوشخط لکھئے اور حاشیہ چھوڑ کر لکھئے اسے خط سمجھ کر شکستہ نہ لکھئے بلکہ الفضل کے لئے مضمون کی حیثیت سے صاف صاف لکھئے۔ کھُلا کھُلا لکھئے اور جیسا کہ ہم نے گذارش کی ہے حاشیہ چھوڑ کر لکھئے۔ "ربّ کریم ــ ہمارا مشکلکشاء"

جائزہ حالات کا لے کر بتا
تجھ کو تبدیلی نظر آتی ہے کیا
ہم کہاں سے چل کے پہنچے ہیں کہاں
تُو جہاں بھی تھا وہیں ٹھہرا رہا

ابوالاقبال

رہِ حیات سے گذرے ہیں یُوں بھی اہلِ شہُود
قدم قدم پہ دعائیں قدم قدم پہ سجُود

خدا سے مانگ اگر شوق ہے ولایت کا
گلیمِ فقر سے پہلے جبینِ خاک آلُود

دلیلِ ہستیٔ یزداں نہیں تو کچھ بھی نہیں
یہ مہر و مہ یہ ستارے یہ آسمانِ کبُود

کچھ اس نیاز سے رکھا رہِ وفا میں قدم
لپٹ گئی میرے دامن سے منزلِ مقصُود

کہاں کہاں نہ ملے ہم کو عاشقانِ ازل
کہاں کہاں نہ چھِڑا نغمۂ ہوالموجود

نہ دے تو اس کی عنایت جو دے تو اس کا کرم
بشرطِ خُلد نہیں طاعتِ خدائے ودُود

ہزار جانِ مُبشّر فدائے ساقی باد
کہ قفلِ رازِ دو عالم بیک کرشمہ کشُود

مُبشّر احمد راجیکی

لباس میں سادگی

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) فرماتے ہیں:

"لباس کی سادگی نہایت ضروری چیز ہے میں نے دیکھا ہے کہ لباس میں سادگی نہ ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ امیروں میں ایک بیّن فرق ہے۔ امیر اپنے کپڑوں کو سنبھالے بیٹھے رہتے ہیں اور ہر وقت انہیں یہ خیال رہتا ہے کہ کہیں کپڑے پر داغ نہ لگ جائے کہیں میلا نہ ہو جائے اور اس طرح غرباء سے پرے پرے رہتے ہیں۔ پس لباس میں سادگی نہایت ضروری ہے بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ اگر کسی شخص کے پاس صرف ایک جوڑا ہے اور وہ اسے ایسی احتیاط سے رکھتا ہے کہ ہر وقت اسے یہ خیال رہتا ہے کہ کہیں اس پر دھبہ نہ لگ جائے اور اس طرح غریبوں سے اس کے دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ تو اس نے ہرگز تحریک جدید کے اس مطالبہ پر عمل نہیں کیا۔ اس کے مقابل میں اس شخص کو میں زیادہ سادہ کہوں گا جس کے پاس دو یا تین جوڑے کپڑوں کے ہیں اور وہ اُن کے متعلق ایسی احتیاط نہیں کرتا جو امارت اور غربت میں امتیاز پیدا کر دیتی ہے۔ درحقیقت لباس میں ایسا تکلف جو انسانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کا موجب ہو جائے جو بنی نوع انسان میں کئی قسم کی جماعتیں پیدا کرنے کا محرک ہو جائے۔ سخت ناپسند اور فتنے پیدا کرنے والا ہے خواہ اس کے پاس ایک جوڑا ہو یا دو ہوں۔ پس یہ ہدایت بھی کوئی وقتی ہدایت نہیں بلکہ مستقل ہدایت ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے انسانوں میں سے تفرقہ دُور ہو جاتا ہے۔" (خطبہ ۴ فروری ۱۹۳۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

تلقینِ عمل

خطبہ فرمودہ ۲ رجولائی ۱۹۴۵ء میں حضور نے فرمایا۔

یہی دارالبرکات کے انصار کا حال ہے ان سے کہا گیا کہ ہم تمہارے بیٹوں کی اصلاح کی طرف توجہ کریں انہوں نے جواب میں کہا کہ تم ہمیں کیا دیتے ہو کہ ہم تمہیں چندہ دیں۔ یہ کہنا کہ خدام الاحمدیہ کیا کام کرتے ہیں۔ میرے نزدیک درست نہیں۔ کیونکہ جہاں تک میرا تجربہ ہے اس وقت تک انصار نے بہت کام کیا۔ لیکن خدام نے ان سے زیادہ کام کیا ہے۔ گو وہ اپنے کام کے لحاظ سے اس حد تک نہیں پہنچے جس حد تک میں انہیں پہنچانا چاہتا ہوں۔ مگر بہرحال اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انصار اللہ نے خدام الاحمدیہ کی تنظیم اور ان کے کام کے مقابلہ میں دس فیصدی کام بھی پیش کیا۔ گو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انصار کی تنظیم خدام سے کئی سال بعد شروع ہوئی ہے۔ میں نے ان کو بھی بار بار توجہ دلائی ہے مگر افسوس ہے کہ انصار اللہ نے ابھی تک اپنے فرائض کو نہیں سمجھا میں نے کہا تھا کہ چونکہ بوڑھے آدمی زیادہ کام نہیں کر سکتے۔ اس لئے بڑی عمر والوں کے ساتھ ایسے سیکرٹری مقرر کر دیئے جائیں جو ۴۰ یا ۴۲ سال کے ہوں۔ تاکہ ان کے کام میں بھی تیزی پیدا ہو۔ کچھ دن ہوئے میں نے انصار اللہ کے ایک ممبر سے پوچھا کہ میری اس تجویز کے بعد بھی انصار اللہ میں بیداری پیدا نہیں ہوئی۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس نے بتایا کہ سیکرٹری تو مقرر کر دیئے ہیں مگر ابھی ان کے سپرد کام نہیں کیا گیا۔ بہرحال انصار اللہ کا وجود اپنی جگہ نہایت ضروری ہے کیونکہ تجربہ جو قیمت رکھتا ہے وہ اپنی ذات میں بہت اہم ہوتی ہے اسی طرح امنگ اور جوش جو قیمت رکھتا ہے وہ اپنی ذات میں بہت اہم ہوتی ہے خدام الاحمدیہ نمائندے ہیں جوش اور امنگ کے اور انصار اللہ نمائندے ہیں تجربہ اور حکمت کے اور جوش اور امنگ اور تجربہ اور حکمت کے بغیر کبھی کوئی قوم کامیاب نہیں ہو سکتی پس مجھے تعجب ہے انصار اللہ کے اس جواب پر اور تعجب ہے خدام الاحمدیہ کی اس کم ہمتی پر اور میں حیران ہوں کہ وہ ان کے پاس مانگنے ہی کیوں گئے تھے۔ اور اگر انہوں نے کچھ دینے سے انکار کیا تھا تو کیوں انہوں نے اس انکار کو خوشی سے برداشت نہ کر لیا۔ اور سارے اخراجات کو اپنے اوپر نہ لے لیا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر وہ نوجوانوں سے اپنی ضروریات کے لئے ہزار ہا روپیہ بھی جمع کرنا چاہیں تو وہ آسانی سے کر سکتے ہیں اس وقت ان کا سارے سال کا خرچ چار پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ نہیں ہوتا کیا اتنی معمولی رقم بھی وہ جمع نہیں کر سکتے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر وہ صحیح طور پر کام کریں تو چوبیس پچیس ہزار روپیہ سالانہ بسہولت جمع کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ان پر کوئی مشکل آئی بھی تھی تو انہیں ایسے لوگوں کو مخاطب کرنا چاہیئے جو بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ کام کرنے اور بالفرض روپیہ کی کمی کی وجہ سے ان کے کام بالکل ہی رک جاتے تب بھی ان کے لئے گلے اور شکوے کی کوئی بات نہ تھی۔

بچے مصائب اور مشکلات کے وقت ہمیشہ اپنے ماں باپ کے پاس جاتے ہیں۔ اگر خدام الاحمدیہ جماعت کی حقیقت کو سمجھتے تو اگر ان کے جسمانی ماں باپ نے یہ کہہ دیا تھا کہ ہمیں اپنے بچوں کی ضرورت کی کوئی پرواہ نہیں ہم ان کی ضروریات کے لئے کوئی چندہ نہیں دے سکتے تو خدا نے اس جماعت کو یتیم نہیں بنایا تھا۔ وہ اپنے روحانی باپ کے پاس جاتے اور اسے کہتے کہ ہمارے پاس روپیہ نہیں رہا۔ اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر وہ اپنے روحانی باپ کے پاس جاتے تو اس کی طرف سے انہیں وہ جواب نہ ملتا جو جسمانی ماں باپ سے ملا۔ وہ محبت اور پیار کے ساتھ تمہاری ضرورتوں کو پورا کرتا اور تمہیں یہ شکوہ پیدا نہ ہوتا کہ ہم اپنے کاموں کو کس طرح چلائیں۔ یا اپنی ضروریات کو کس طرح پورا کریں۔ مجھے جہاں اس بات کی خوشی ہوتی ہے کہ خدام عمدہ سکیمیں تیار کرتے رہتے ہیں۔ وہاں میں نے بار بار اس امر پر تعجب کا اظہار کیا ہے کہ خدام الاحمدیہ کو جتنا مشورہ مجھ سے ملنا چاہیئے اتنا مشورہ وہ لیتے نہیں۔ اگر لیتے تو زیادہ اچھا کام کر سکتے اور زیادہ عمدگی سے اپنی ضرورتوں کو پورا کر سکتے۔ پس میں ایک دفعہ پھر جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں کیونکہ بعض دفعہ باہر بھی ایسے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے میں خدام کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ صرف خدام الاحمدیہ کے ممبر نہیں بلکہ مقامی جماعت کے بھی ممبر ہیں۔ خدام الاحمدیہ کا کام لوکل انجمن کے کام کے علاوہ زائد طور پر ان کے سپرد کیا گیا ہے۔ پس قومی انجمن کے عہدہ دار ہوں وہ سیکرٹری ہوں یا پریذیڈنٹ ان کے احکام کی پیروی ہر خادم کے لئے ضروری ہے۔ البتہ کوئی سیکرٹری یا پریذیڈنٹ جماعتی طور پر خدام الاحمدیہ کو کسی کام کا حکم دینے کا مجاز نہیں۔ وہ فرداً فرداً انہیں کہہ سکتا ہے کہ آؤ اور فلاں کام کرو۔ مگر لوکل انجمن کا پریذیڈنٹ یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ خدام کو بحیثیت خدام یہ کہے کہ آؤ اور فلاں کام کرو۔ اس کو چاہیئے کہ اگر خدام الاحمدیہ سے کوئی کام لینا چاہتا ہے تو ان کے زعیم کو مخاطب کرے اور کہے کہ مجھے فلاں کام کے لئے خدام کی مدد کی ضرورت ہے اور زعیم کا فرض ہے کہ وہ لوکل انجمن کے پریذیڈنٹ کے احکام کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو خدام الاحمدیہ کو جماعت میں تفرقہ اور شقاق کا موجب بناتا ہے۔ اسی طرح انصار اللہ گو تنظیم کے لحاظ سے علیحدہ ہیں مگر بہرحال وہ لوکل انجمن کا ایک حصہ ہیں۔ ان کو بھی کوئی پریذیڈنٹ بحیثیت جماعت حکم نہیں دے سکتا۔ ہاں فرداً فرداً وہ انصار اللہ کے ہر ممبر کو اپنی مدد کے لئے بلا سکتا ہے۔ انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ لوکل انجمن کے پریذیڈنٹ کے ساتھ پورے طور سے تعاون کریں۔ بہرحال کوئی پریذیڈنٹ انصار اللہ کو بحیثیت انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کسی کام کا حکم نہیں دے سکتا۔ وہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ چونکہ تم احمدی ہو اس لئے آؤ اور فلاں کام کرو مگر وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ آؤ انصار یہ کام کرو۔ یا آؤ خدام یہ کام کرو۔ خدام کو خدام کا زعیم مخاطب کر سکتا ہے اور انصار کو انصار کا زعیم مخاطب کر سکتا ہے مگر چونکہ لوکل انجمن ان دونوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ انصار بھی اس میں شامل ہوتے ہیں اور خدام بھی اس میں شامل ہوتے ہیں اس لئے گو وہ بحیثیت جماعت خدام اور انصار کو کوئی حکم نہ دے سکے مگر وہ خادم اور انصار اللہ کے ہر ممبر کو ایک احمدی کی حیثیت سے بلا سکتا ہے۔ اور خدام اور انصار دونوں کا فرض ہے کہ اس کے احکام کی تعمیل کرے۔

(یہ ارشاد حضور نے خطبہ فرمودہ ۲ رجولائی ۱۹۴۵ء میں فرمایا)۔

تعلیم میں واقفینِ نو کے

طبعی رجحان کا خیال رکھیں

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں :۔

" دنیاوی تعلیم کے سلسلہ میں میں نے بیان کیا تھا کہ ان کی تعلیم کا دائرہ وسیع کرنا چاہیئے، ان کے علم کا دائرہ وسیع کرنا چاہیئے، اس سلسلہ میں قوموں کی تاریخ اور مختلف ممالک کے جغرافیہ کو خصوصیت کے ساتھ ان کی تعلیم میں شامل کرنا چاہیئے لیکن تعلیم میں بچے کے طبعی بچپن کے رجحانات کو ضرور پیشِ نظر رکھنا ہوگا، اور محض تعلیم میں ایسی سنجیدگی اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔ جس سے وہ بچہ یا تو بالکل تعلیم سے بے رغبتی اختیار کر جائے یا دوسرے بچوں سے اپنے آپ کو بالکل الگ شمار کرنے لگے اور اس کا طبعی رابطہ دوسرے بچوں سے منقطع ہو جائے مثلاً بچے کہانیاں بھی پسند کرتے ہیں اور ایک عمر میں جا کر ان کو ناولز کے مطالعہ سے بھی دور نہیں رکھنا چاہیئے، لیکن بعض قسم کی لغو کہانیاں جو انسانی طبیعت پر گندے اور گہرے بداثرات چھوڑ جاتی ہیں ان سے ان کو بچانا چاہیئے، خواہ نمونے کے طور پر ایک آدھ کہانی ان کو پڑھا بھی دی جائے بعض بچے DETECTIVE STORIES یعنی جاسوسی کہانیوں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں، لیکن اگر انہیں اس قسم کی لغو جاسوسی کہانیاں پڑھائی جائیں ... تو وہ ایسے جاہلانہ جاسوسی تصورات میں مبتلا ہو جائیں گے کہ جس کا نتیجہ عقل کے ماؤف ہونے کے سوا اور کچھ نہیں نکل سکتا، شرلک ہومز کو تمام دنیا میں جو غیر معمولی عظمت حاصل ہوئی ہے

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون سین

عراق پر پابندیاں نرم کی جائیں

عراق کی سرکاری پارٹی بعث کے اخبار نے کہا ہے کہ ڈاکٹر طارق عزیز ڈپٹی پرائم منسٹر کو امریکہ بھیجا تو ہے کہ وہ پابندیوں کے متعلق سرکاری افسروں سے گفت و شنید کریں۔ لیکن ہم کچھ زیادہ کامیابی کی توقعات نہیں رکھتے۔ ہم مایوس بھی نہیں ہیں۔ لیکن یہ بھی جانتے ہیں کہ کامیابی ابھی بہت قریب نہیں ہے بھیجنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ نئے صدر سے جو وہاں نئی فضا پیدا ہوگی اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ عراق پر پابندیاں اس وقت لگائی گئی تھیں جب اس نے کویت پر حملہ کر کے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا تھا اس وقت سے لے کر اب تک دواؤں کی بھی کمی ہے۔ اور خوراک کی بھی اور کہا جاتا ہے کہ اس کمی کے باعث ہزاروں افراد خاص طور پر بچے اور بوڑھے ہلاکت کے منہ میں جا چکے ہیں۔ اگرچہ ایک دو دفعہ کوشش تو کی گئی ہے لیکن پابندیاں کسی صورت میں بھی نرم نہیں ہوئیں۔ ان کے ہٹائے جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس سے قبل ڈاکٹر طارق عزیز نے مارچ کے مہینے میں گفت و شنید کے بعد کہا تھا کہ اگرچہ کامیابی کی امید تو نہیں لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم اصل بات کو واضح کرتے رہیں۔ اس دفعہ جو طارق عزیز کو بھیجا گیا ہے اس سے مقصد یہ ہے کہ یہ انہیں بتائیں کہ اب وقت آگیا ہے کہ پابندیاں ہٹالی جائیں۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اب صدر بش کی شکست کے بعد کھیل کا گیند امریکہ کے دائرہ کار میں ہے۔ اپنی بات منوانے کے لئے ڈاکٹر طارق عزیز اعداد و شمار بھی پیش کریں گے۔ عالمی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے خاص طور پر جو اسلحہ کے ماہر ہیں کہ عراق ابھی تک اقوام متحدہ کے مطالبے کے مطابق اسلحہ کے سلسلے میں پوری معلومات بہم نہیں پہنچا رہا۔ خلیج کی جنگ کے بعد جب جنگ بندی ہوئی تھی۔ تو اس کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ وہ اپنے تمام اسلحہ کو ضائع کر دے گا۔ خاص طور پر ایسا اسلحہ جو بہت زیادہ تباہی پھیلاتا ہے۔ کویت کے وزیر اطلاعات شیخ سعید الصباح بھی اقوام متحدہ کے لئے واشنگٹن گئے ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ عراق کی پابندیوں میں فی الحال کوئی نرمی نہ کی جائے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ۸۰۰ کویتی ابھی تک بغداد میں قید ہیں۔ اگرچہ بغداد کا دعویٰ یہ ہے کہ اب کوئی کویتی عراق میں حراست میں نہیں ہے۔

پی آئی اے امریکہ

گذشتہ دنوں وفاقی وزیر رانا چندر سنگھ امریکہ گئے تھے تاکہ پی آئی اے کو بھاری اقتصادی نقصان سے بچایا جائے۔ یہ نقصان امریکہ کی انتظامیہ کی اس دھمکی سے وقوع میں آنے کا امکان ہے جو اس نے پی۔ آئی۔ اے کے سٹاف کے متعلق یہ بات معلوم کر کے دی ہے کہ یہ لوگ غیر قانونی طور پر منشیات کا کاروبار کرتے ہیں۔ امریکہ نے کہا ہے کہ وہ پی آئی اے کے جہازوں کو امریکہ کی سرزمین پر اترنے کے لئے جو پرمٹ دیئے ہوئے ہیں ان کو منسوخ کر دے گا۔ وزیر موصوف کے ہمراہ سیکرٹری دفاع سید سلیم عباس جیلانی بھی گئے تھے۔ ان دونوں نے امریکہ کے حکام سے اس معاملے پر تفصیلی گفت و شنید کی۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ کی ڈرگ انفورسمنٹ ایجنسی نے خاصی تحقیق کے بعد حکومت کو بتایا کہ پی۔ آئی۔ اے کا سٹاف اس میں ملوث ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امریکہ پی آئی اے کو پچاس لاکھ امریکی ڈالر جرمانہ کر دے۔ بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ستمبر میں لاہور کے چوہدری غلام رسول اور سلیم طاہر کو مستنصر حفیظ کے ہمراہ گرفتار کیا گیا تھا۔ ان پر الزام یہ تھا کہ انہوں نے ہیروئن سمگل کی ہے۔ یہ ہیروئن مستنصر حفیظ کے نیویارک میں کمرے سے ملی تھی۔ اس وقت بتایا گیا تھا کہ انہوں نے ۵۰ کلو گرام لاہور سے نیویارک سمگل کی تھی۔ مستنصر جان ایف کینیڈی ایئرپورٹ نیویارک پر پی۔ آئی۔ اے کے کیٹرنگ مینیجر ہیں۔ کہا گیا تھا کہ یہ ہیروئن ہوائی جہاز کی برتنوں کی ٹرالی میں چھپائی گئی تھی۔ یہ تینوں اس وقت نیویارک میں حراست میں ہیں۔ رانا چندر سنگھ کی روانگی کے متعلق پاکستان کے نارکاٹک کنٹرول بورڈ کے سیکرٹری نذیر احمد نے اطلاع دی تھی۔ لیکن اس وقت یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ کیوں گئے ہیں۔ البتہ اتنا ضرور کہا کہ مہربانی کر کے مجھ سے زیادہ سوالات نہ پوچھے جائیں۔

امریکہ پاکستان تعلقات

پاکستان کے فارن سیکرٹری مسٹر شہریار خاں نے کہا ہے کہ وہ اس بات کی توقع نہیں کرتے کہ عنقریب پاکستان اور امریکہ کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ کسی حد تک بعض باتوں پر دباؤ کم بھی ہو جائے گا لیکن یہ کہ حالات نارمل ہو جائیں اس کا امکان نظر نہیں آتا۔ مسٹر شہریار نے واشنگٹن میں سرکاری افسروں سے گفتگو کے بعد ان خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ انسانی حقوق کے متعلق جو تشویش پائی جاتی ہے وہ کھل کر سامنے آئے گی۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ اس لحاظ سے مستقبل قریب میں کشمیریوں کو فائدہ ہوگا۔ کشمیری اپنا یہ حق مانگ رہے ہیں کہ انہیں اپنی حکومت بنانے کے لئے آزادی ہونی چاہیئے اور یہ سارا عمل اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق کیا جائے۔ امید کی جاتی ہے کہ مسٹر کلنٹن کے دور میں انسانی حقوق کی طرف زیادہ توجہ دی جانے کی وجہ سے وہ لوگ جو کشمیریوں کی طرح دبے ہوئے ہیں انہیں فائدہ ہوگا۔ مسٹر شہریار واشنگٹن اس لئے گئے تھے کہ امریکہ کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے کا جو عمل جاری ہے اسے جاری رکھیں خاص طور پر اس صورت میں بھی کہ ہندوستان کا ایک اعلیٰ سطحی بارہ رکنی وفد واشنگٹن پہنچا ہے۔ پاکستان اور امریکہ کے خراب ہوتے ہوئے تعلقات کو مزید خراب ہونے سے بچانا نہایت ضروری ہے اور اسی طرح ان کی بہتری کے لئے کوششیں کرنا بھی وزارت خارجہ کی کارروائی کا ایک لازمی جزو ہے۔ شہریار خاں نے امریکی سرکاری افسروں سے گفتگو کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ جوہری توانائی کے سلسلے میں پاکستان سے دوسروں کی نسبت کوئی الگ سلوک نہیں کیا جانا چاہیئے۔ اور امریکہ کی نئی انتظامیہ کو اس بات کی طرف توجہ دینا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ ہندوستان کے ساتھ کوئی اور سلوک کیا جائے اور پاکستان کے ساتھ کوئی اور سلوک۔ انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ہندوستان کے موقف میں کسی قدر لچک پیدا ہوئی ہے اور یہ اس گفتگو سے ظاہر ہے جو امریکی سرکاری افسروں کی دہلی میں بھارت کی حکومت کے ساتھ ہوئی ہے۔ پاکستان کے فارن سیکرٹری نے کہا۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کی گفت و شنید ہونی چاہیئے اور یہ اعلیٰ سطحی وفد کے ذریعے عمل میں لائی جانی چاہیئے۔

بقیہ: صد ۳ سے آگے

وہ بھی تو جاسوسی ناول لکھنے والا انسان تھا لیکن اس کی جاسوسی کہانیاں دنیا کی اتنی زبانوں میں ترجمہ ہوتی ہیں کہ آج تک کسی دوسرے مصنف کی اس طرز کی کہانیاں دوسری زبانوں میں اس طرح ترجمہ نہیں کی گئیں جس طرح شیکسپیئر کے نام پر انگریز قوم فخر کرتی ہے۔ یہ محض اس لئے ہے کہ اس کے استدلال میں معقولیت تھی اگرچہ کہانیاں فرضی تھیں، اس لئے اس قسم کی جاسوسی کہانیاں بچوں کو ضرور پڑھائی جائیں جس سے استدلال کی قوتیں تیز ہوں لیکن احمقانہ جاسوسی کہانیاں تو استدلال کی قوتوں کو پہلے سے تیز کرنے کی بجائے ماؤف کر دیا کرتی ہیں۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۷ ؍ فروری ۱۹۸۹ء)

جلدی امراض

گذشتہ روز اسلام آباد میں جلدی امراض کے سلسلہ میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں دیگر امور کے متعلق یہ بھی بتایا گیا کہ ناخن بڑھانے سے بھی جلدی امراض کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ یہ بات کہی کہ سیمینار میں ان خواتین کی توجہ خاص طور پر مبذول کروائی جو فیشن کے طور پر بہت زیادہ ناخن بڑھا لیتی ہیں۔

یہ بھی بتایا گیا کہ جلدی امراض کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ہر قسم کی جلدی مرض کا فوری علاج کروا لینا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ——— ثمینہ اہلیہ فضل محمود بھنوں۔

محترم پروفیسر مسعود احمد صاحب عاطف

ہمارے پیارے ابا جان ۱۸ نومبر ۱۹۲۶ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ وہیں بچپن گذارا تعلیم کا کچھ حصہ حاصل کیا۔ پھر پاکستان بننے پر لاہور بعد میں مستقل طور پر ربوہ قیام پذیر ہو گئے۔ فزکس میں ایم ایس سی کیا۔ اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ریٹائرمنٹ تک درس و تدریس میں منہمک رہے۔ آپ کو شروع ہی سے ڈاکٹر بننے کا بہت شوق تھا۔ یہ شوق دوسرے رنگ میں اس طرح پورا ہوا کہ آپ نے اپنے آپ کو ہومیو پیتھک سے اس طرح وابستہ کر لیا کہ گھر میں خاصا بڑا حصہ دواخانہ بنا رکھا تھا جو جس وقت دوائی مانگتا ہنسی خوشی مسکراتے ہوئے مکمل توجہ سے علاج کرتے ہر وقت مریضوں کا تانتا بندھا رہتا۔ ان کے ماتھے پر شکن تک نہ آتی۔ مجھے یاد ہے ہرگز کسی کو مایوس نہ لوٹاتے۔ نہ ہی دیر کرتے۔ جس کام میں ہاتھ ہوتا چھوڑ کر اسکو دیکھتے۔ جب تک مریض مطمئن نہ ہو جاتا مصروف رہتے۔ کبھی اسکو اپنا ذریعہ معاش نہ بنایا۔ بہت مہنگی ادویات خود فیصل آباد، لاہور، چنیوٹ وغیرہ سے لے کر آتے۔ خلقِ خدا کی خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ یہی ہم بہن بھائیوں کو تلقین کرتے کہ جو خلقِ خدا کی خدمت نہیں کرتا خدا اس سے راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ڈاکٹر بننے کے شوق اور جذبے کو اسطرح بھی نوازا کہ ان کے داماد و عاجزہ کے شوہر مکرم ڈاکٹر فضل محمود صاحب آف ماریشس حال مقیم زائرے میں احمدیہ کلینک کے انچارج ہیں اور میرا بھائی ڈاکٹر محمود احمد عاطف واقفِ زندگی ہے۔ دوسرا بھائی عزیزم حامد مقصود احمد عاطف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر ہے مربی بھی روحانی ڈاکٹر ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ کے اردگرد آپ کی خواہش کی تکمیل ہوتی رہی۔ آپ ہر دل عزیز استاد عمدہ اخلاق صالح بااصول غریب پرور مخلص سلسلہ اور امام وقت کے فدائی تھے۔ امامِ وقت کی ہر تحریک پر خلوصِ دل سے لبیک کہنے والے تھے۔ آپ کمال درجہ کے معاملہ فہم تھے بہت جلد معاملہ کی تہہ تک پہنچ کر مصلحت کے ساتھ حل کرتے کہ دونوں فریق مطمئن ہو جاتے۔ حقیقی پیار کرنیوالے اور کم گو واقع ہوئے۔ ہر کام خود کرنے کی عادت تھی کسی بھی حالت میں کسی کو تکلیف دینا پسند نہ کرتے تھے۔ پڑھنے پڑھانے کا جنون کی حد تک عشق تھا اسلئے کالج تو کالج اسکے بعد بھی اپنے شاگردوں کے حصار میں گھرے نظر آتے پڑھائی کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے بھی متعارف کرواتے بڑے شوق سے سلسلہ کی کتب اور کورسز کی کتب کا مطالعہ کرتے۔ بہت محنتی تھے۔ جماعتی کام کر کے انتہائی خوشی محسوس کرتے۔

انہوں نے کبھی ہم بہن بھائیوں کو اونچی آواز میں نہیں ڈانٹا تھا۔ ہمیشہ پیار۔ تحمل۔ محبت سے سمجھاتے کہ بات سمجھ میں آ جاتی۔ ہمیشہ کہتے کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ بچوں سے پیار و محبت سے پیش آؤ۔ ان سے دوستی بنا کر رکھو تاکہ وہ بھی تمہارے دوست بن کر تمہارے قریب رہیں۔ اسی اصول پر قائم و دائم رہے۔ بچپن ایک حسین یاد ہے جو بھلائے نہیں بھولتی رات کو ہمیشہ سبق آموز کہانیاں بہادری اور سچ پر مبنی ضرور سناتے۔ جھوٹ سے شدید نفرت تھی۔ کبھی جھوٹی اور جادوگری وغیرہ کی کہانی نہ سناتے اتنا پیار دیا کہ ہم ان کی زندگی میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ وہ بھی ہم سے جدا ہو جائینگے۔

ہمیشہ جائز بات مانتے جو بات اچھی نہ ہو اس طرح سمجھاتے کہ بغیر ضد کے سمجھ آ جاتی۔ ہمیشہ آہستہ نرم لہجے میں بات کرتے اپنے پرائے سب میں مقبول تھے۔ کسی کا دل نہ دکھاتے۔ صدقہ خیرات چندوں میں بہت سختی سے کام لیتے۔ عزیز رشتہ داروں کا بہت ہی خیال رکھتے۔ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں سے والہانہ محبت تھی اپنی والدہ محترمہ ہماری پیاری دادی جان کا بے حد احترام کرتے۔ وہ تو خیر آپکی والدہ تھیں۔ ہمارے ابا جان کو تو ہم نے کبھی ہماری امی جان سے اونچی آواز یا غصہ میں بات کرتے نہ دیکھا۔ ہمیشہ آرام پیار سے بات کرتے۔

میں پہلی دفعہ اپنے سسرال پاکستان سے باہر ماریشس جا رہی تھی۔ جانے سے پہلے ان پر بیماری نے شدید حملہ کیا۔ ذیابیطس تو ۲۰ سال سے تھی۔ گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ مگر ایسا نہ لگتا تھا کہ اس دفعہ جانبر نہ ہو سکیں گے۔ میں نے اور امی جان نے بارہا پوچھا کہ میں چلی جاؤں ہمیشہ یہی کہا کہ ضرور۔ بیٹا آخر تمہیں بھی اپنے سسرال جانا ہے میری فکر نہ کرو دیکھو تمہارے شوہر ڈاکٹر فضل محمود اتنے لمبے عرصے سے اپنے والدین سے جدا ہیں۔ آخر آ سے ہمیشہ تو یہاں نہیں رہنا۔ انہوں نے اس طرح ہمیں رخصت کیا کہ خود بھی رخصت ہو گئے۔

کس کس بات کو یاد کروں مجھے آج بھی یاد ہے جب میرا بیٹا ایک دفعہ لاہور میں شدید اسہال کی وجہ سے بیمار ہو گیا۔ انہیں پتہ چلا تو فوراً حضرت چھوٹی آپا جان صاحبہ سے "چٹکی" کا نسخہ منگوا کر خود ادویات خرید کر مجھے بھجوائیں اور فون پر بھی استعمال کی ہدایت کی اور کہا دیکھو بیٹی یہ حضرت چھوٹی آپا جان صاحبہ کے بابرکت وجود سے نسخہ منگوا کر دوائی بھجوائی ہے۔ سستی نہ کرنا۔ اللہ ضرور شفا دے گا۔ ادویات محنت سے خود تیار کرتے کسی پر بھروسہ نہ کرتے تھے۔

دو دفعہ آنکھوں کا اپریشن کروایا مگر افاقہ نہ ہوا۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آخر ۱۱ دسمبر ۱۹۸۸ء کو یہ پیارا وجود ہم سے جدا ہو کر خدا کے حضور حاضر ہو گیا۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

۱۱ دسمبر ۱۹۸۸ء کو ہی میں پاکستان سے ماریشس کے لئے روانہ ہوئی اور اسی روز شام چھ بج کر پینتالیس منٹ پر ابا جان کی وفات ہوئی۔ میری امی جان (رضیہ درد) مجھے رخصت کرنے لاہور گئیں۔ ابا جان نے اصرار سے بھیجا کہ بیٹی کیا سوچے گی باپ تو معذوری کی وجہ سے رخصت نہ کر سکا ماں بھی رخصت کرنے نہ آئی۔ واپسی پر دیکھا کہ ابا جان کا نوشتۂ تقدیر پورا ہو چکا تھا۔ موت نے ان کی زندگی کا چراغ ہمیشہ کے لئے گل کر دیا تھا۔ میرے دونوں چھوٹے بھائیوں اور والدہ محترمہ کے لئے ہر دو صدمے بہت صبر آزما تھے۔ ادھر اکلوتی بیٹی جانِ جگر کو رخصت کیا ادھر اپنی عزیز ترین ہستی کی جدائی برداشت کرنا پڑی۔ خدا کا فضل شاملِ حال نہ ہوتا تو ہوش و حواس کھو بیٹھتیں مگر آپ نے صبر کا دامن تھامے رکھا۔ کاش میں آخری دیدار کر لیتی مگر ہم اسی میں راضی ہیں جس میں ہمارا قادرِ مطلق خدا۔

آخر میں دردمندانہ دعا کی التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ابا جان کو اپنی جوارِ رحمت میں اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔

ایک چھوٹی سی بات

مکرم چوہدری محمد شریف خالد صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:

برادرم بات چھوٹی نہیں۔ میرے لئے بہت بڑی ہے۔ ہوا یوں (۲، سال قبل) کہ لنگر خانہ حضرت بانی جماعت کے جنوب والی سڑک سے میرا مسلسل آنا جانا ہے۔ لنگر خانہ کے عین جنوب میں مسیحیوں کے چند گھر ہیں۔ سڑک پر ایک بوڑھے میاں جو غالباً آنکھوں کی بینائی سے محروم تھے نظر آیا کرتے تھے حقہ ان کے آگے یا ان کے منہ میں ہوتا۔ ٹوٹی ہوئی کھاٹ میں پھنسے ہوئے دکھائی دیتے۔ گرمی کی شدید دھوپ میں ایک جنگلی کیکر جس کی چھاؤں چھدری سی ہوتی تھی سارا دن گزار دیتے۔

ایک دن میں نے ایک نوٹ پچاس روپے کا اُن کی مٹھی میں دیا۔ لیکن انہوں نے میرا ہاتھ جھٹک دیا اور کہا کہ ہم مانگا نہیں کرتے۔ نہ ہی صدقہ و خیرات لیتے ہیں۔ جناب مدیر صاحب میں اس جواب کے لئے ذہنی طور پر تیار نہ تھا۔ میں چکرا گیا۔ پھر ہمت کر کے بڑی منت سے کہا کہ آپ میرے بھائی ہیں۔ بھائی اگر بھائی کو تحفہ دے تو قبول کرنا چاہیئے۔ لیکن اس دوران میں نوٹ اُن کے ہاتھ میں تھما کر بھاگ نکلا۔ کیونکہ ندامت میرے پیچھے پیچھے مجھ سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ دوڑی چلی آ رہی تھی۔ اور آگے بڑھ کر منہ چڑانے لگی۔ میں اس شخص کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔ اور اب بھی جب کبھی وہاں سے گزرتے ہوئے اس کا خیال آ جاتا ہے تو اس کے لئے دعا کرتا ہوں۔ وہ عظیم انسان تھا اور عظمت کا نشان میرے دل میں چھوڑ گیا۔

مکرم عبدالرشید صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ سے لکھتے ہیں:

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ہم سائیکل لے کر بازار یا کسی کے گھر جاتے ہیں۔ تو سائیکل دوکان کے باہر یا بیٹھک کے ساتھ کھڑا کر کے اندر چلے جاتے ہیں اور تالہ اس لئے نہیں لگاتے۔ کہ ذرا سا کام کر کے ابھی واپس آ رہے ہیں اس طرح تھوڑی سی لاپرواہی سے آپ کا سائیکل گم یا تبدیل ہو سکتا ہے۔ جسکی وجہ سے بلاوجہ پریشانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ لہٰذا آپ جب بھی اس طرح جا کر سائیکل کھڑی کریں تالہ ضرور لگائیں۔

سچائی ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ دوسری بہت سی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ جب انسان سچائی کو اختیار کر لیتا ہے تو وہ اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔
(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۶۵۶ میں فضل احمد ولد نصیر احمد طارق قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۶۵ گلی نمبر ۶ ۲-۱/۸-G اسلام آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۷-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ فضل احمد ولد نصیر احمد طارق مکان نمبر ۶۵ گلی نمبر ۶ اسلام آباد ۲-۱-۸ جی۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد عبدالوہاب وصیت نمبر ۱۶۸۹۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ سید ناصر ارتضٰے وصیت نمبر ۵-۶۲۔

مسل نمبر ۲۸۶۵۷ میں عبدالرؤف ریحان ولد محمد عبدالوہاب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 207/B گلی نمبر ۳۳ ۱/۱۵-F اسلام آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۷-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد عبدالرؤف ریحان گلی نمبر ۳۳ 207/B ۱/۱۰-F اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد عبدالوہاب وصیت نمبر ۱۶۸۹۰ والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد یوسف ناصر وصیت نمبر ۱۸۱۲۴۔

مسل نمبر ۲۸۶۵۸ میں عائشہ فرخ بنت منیر احمد فرخ قوم چوہدری پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۱-A سٹریٹ نمبر ۴۹ ۴/۷-G اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۶-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عائشہ فرخ سٹریٹ نمبر ۴۹ ۱/۱-A ۴/۷-G اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر۱۔ ڈاکٹر محمود احمد ناگی وصیت نمبر ۲۵۸۸۵ گواہ شد نمبر۲۔ منیر احمد فرخ وصیت نمبر ۲۰۰۶۰ والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۶۵۹ میں محمد عبدالجبار رضوان ولد محمد عبدالوہاب صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ بزنس عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۷-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد عبدالجبار رضوان مکان نمبر 207/B گلی نمبر ۳۳ ۱/۱۵-F اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد عبدالوہاب وصیت نمبر ۱۶۸۹۰ والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد یوسف ناصر وصیت نمبر ۱۸۱۲۴۔

مسل نمبر ۲۸۶۶۰ میں حسین بی بی زوجہ چوہدری نور محمد صاحب قوم ساہی جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۹-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ۴۰ ایکڑ مالیتی ۸۰۰۰۰۰/- روپے جو کہ بطور حق مہر ملی ہے۔ (۲) طلائی زیورات ۷ تولہ مالیتی ۲۶۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے الامۃ۔ حسین بی بی A-25 سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالسلام طاہر ولد احمد علی صاحب راولپنڈی۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری نور محمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۶۶۱ میں قدرت اللہ فاروق ولد چوہدری ظفر احمد صاحب قوم گھمن جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۸/۵۷ ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۸-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ قدرت اللہ فاروق ۵۸-۵۷ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ صوفی رمضان علی وصیت نمبر ۲۵۱۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرویو : یوسف سہیل شوق

نصرتِ جہاں اکیڈمی ۔ جونیئر سیکشن

ناصر فاؤنڈیشن

نصرت جہاں اکیڈیمی کے نام سے قائم تعلیمی ادارہ، ناصر فاؤنڈیشن کی سرپرستی میں قائم کیا گیا۔ ناصر فاؤنڈیشن ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے جو کہ نان پرافٹ، نان کمرشل بنیادوں پر چلایا جا رہا ہے اس کے مقاصد میں تعلیم کا فروغ، لائبریریوں کا فروغ اور قیام اور لٹریچر کی ترویج شامل ہے۔ یہ ادارہ رنگ و نسل یا عقیدہ و مذہب کی تمیز کے بغیر نوع انسانی کی خدمت کرتا ہے۔

نصرت جہاں اکیڈیمی کے جونیئر سیکشن کا آغاز اپریل ۱۹۸۹ء میں ہوا۔ پہلے سال پریپ اور کلاس ون کا داخلہ ہوا۔ پہلے سال پرنسپل کے علاوہ ۵ ٹیچرز تھیں جبکہ آج پرنسپل سمیت ۲۶ ٹیچرز ہیں اور ۵ کلاسوں کے سیکشنز میں ۲۲۳ بچے بچیاں زیر تعلیم ہیں۔

جونیئر سیکشن کی پرنسپل مکرمہ مسز خالدہ ھادی صاحبہ نے بتایا کہ ہمارے سکول میں وہی کتب پڑھائی جاتی ہیں جو ایچی سن لاہور میں پڑھائی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے بچوں کا تعلیمی معیار بہت اچھا ہے۔ انگلش کا معیار بھی بہت اعلیٰ ہے۔ ہماری ٹیچرز جو پریپ سے لے کر چوتھی کلاس کو پڑھا رہی ہیں ان کی تعلیمی قابلیت ایم اے، ایم ایس سی اور بی اے، بی ایڈ اور اے لیول ہے بی اے سے کم تعلیمی قابلیت کی ٹیچرز ہم نہیں رکھتے۔ چاہے اس ٹیچر نے اردو ہی پڑھانی ہو۔ اس میں صرف ایک فارسی کی ٹیچر کا استثناء ہے جن کو ان کی فارسی دانی کی قابلیت کی وجہ سے رکھا گیا ہے وہ ایران میں رہی ہیں۔

پرنسپل صاحبہ نے بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بچوں کو ابتداء سے ہی ایک سے زائد زبانیں سکھائی جائیں چنانچہ اردو اور انگریزی کے علاوہ فارسی زبان بچوں کو سکھائی جا رہی ہے اور امید ہے کہ آئندہ سال سے عربی زبان کی تدریس کا سلسلہ بھی شروع کر دیا جائے گا۔ ہمارے ہاں فارسی زبان محض لکھنے اور پڑھنے کی حد تک نہیں سکھائی جا رہی بلکہ بچوں کو جدید فارسی صحیح تلفظ کے ساتھ بولنے کی بھی مشق کروائی جاتی ہے۔ اس کے لئے کتب بھی خانہ فرہنگ ایران سے منگوائی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ فارسی کے نصاب میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فارسی نظمیں بھی شامل ہیں جن کو زبانی بھی یاد کروایا جاتا ہے۔ زبانی یاد کرنے کے ضمن میں یہ بات بھی یاد آ گئی کہ بچوں کو حضرت بانی سلسلہ کا عربی قصیدہ بھی زبانی یاد کروایا جا رہا ہے اور جو بچے اس میں اچھی کارکردگی دکھائیں گے ان کو اس سال سالانہ امتحان کے موقع پر میڈل دیئے جائیں گے۔

تعلیمی اور تدریسی طریقہ کار

پرنسپل صاحبہ نے بتایا کہ کسی بھی سکول کی اصل کارکردگی یہ ہے کہ بچوں کو نصاب کس طریق سے پڑھایا جاتا ہے چنانچہ ہم نے اس کے لئے اعلیٰ معیار کے سکولوں کی طرز پر یہ طریق طے کیا ہے کہ ہر ماہ ہر مضمون کا ایک ماہانہ ٹیسٹ ہوتا ہے۔ پھر دو ٹرم ٹیسٹ ہوتے ہیں اور پھر سالانہ امتحان لیا جاتا ہے۔ ان تمام امتحانات کی مجموعی کارکردگی کو جمع کر کے طالب علم کو پاس کیا جاتا ہے یا اسے اوّل دوم سوم قرار دیا جاتا ہے۔ ہر امتحان میں طالب علم کی کلاس پوزیشن اسے بتائی جاتی ہے۔ ہر ماہ جو ٹیسٹ ہوتا ہے اس کے پرچے بچے کی فائل میں محفوظ کئے جاتے ہیں اور والدین کو کہا جاتا ہے کہ وہ سکول میں آ کر ان پرچوں کو خود دیکھیں تاکہ بچے کی کمی بیشی کے بارے میں ان کو واضح پتہ چل سکے۔ پرنسپل صاحبہ نے کہا کہ یہ ربوہ کا واحد سکول ہے جس میں تعلیم کا یہ ٹھوس طریقہ رائج ہے۔

والدین اور ٹیچرز کی میٹنگ

مختلف وقفوں سے والدین اور ٹیچرز کی میٹنگ کروائی جاتی ہے جس میں والدین کھل کر اپنے بچوں کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ ان کے تقریباً تمام مشوروں پر عمل کیا جاتا ہے۔

سکول میں بچوں کے سپرد ہی یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ ساتھی بچوں کو کنٹرول کریں اس مقصد کے لئے سب سے بڑی کلاس سے ایک ہیڈ گرل اور ایک ہیڈ بوائے مقرر ہے اور ۱۵ پریفیکٹ ہیں جو مختلف مواقع پر نظم و ضبط قائم رکھتے ہیں۔ پریفیکٹ ایسے بچے کو بنایا جاتا ہے جو تعلیم میں بھی اچھا ہو اور دوسرے بچوں کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔ بچوں کو اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے پر بھی انعام دیئے جاتے ہیں۔

فرسٹ ایڈ

سکول میں ابتدائی طبی امداد کا انتظام موجود ہے۔ اگر کوئی بچہ بیمار پڑ جائے یا چوٹ لگ جائے تو فوری علاج سکول ہی میں کیا جاتا ہے۔ اگر بچے کو گھر بھجوانے کی ضرورت پڑے تو پہلے ڈاکٹر کے پاس لیجا کر اس کو دوائی دلوائی جاتی ہے پھر سکول کی ویگن میں اسے گھر پہنچا دیا جاتا ہے۔

لائبریری

سکول کی اپنی لائبریری ہے ہر ہفتے میں ہر کلاس کا ایک پیریڈ لائبریری کا ہوتا ہے جس میں بچے وہاں جا کر کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اردو انگریزی کہانیوں کی اچھی کتب کے علاوہ گیم بکس بھی موجود ہیں۔

سکول میں بچوں کے لئے ایک پلے روم ہے۔ جہاں بچوں کی ذہنی نشوونما کے خیال سے کھلونے رکھے گئے ہیں۔ ان میں مختلف بلاکس، پزل اور ننجا ٹرٹل بھی مہیا کئے گئے ہیں۔

آؤٹ ڈور کھیلوں میں لڑکوں کے لئے کرکٹ اور لڑکیوں کے لئے بیڈمنٹن کا انتظام ہے۔ اس کے علاوہ سکول میں جھولے بھی لگائے گئے ہیں جہاں بچے وقفے میں اور سکول لگنے سے پہلے یا بعد میں کھیل سکتے ہیں۔ پچھلے سال پہلی بار سالانہ سپورٹس کروائی گئیں آئندہ خیال ہے کہ فروری کے مہینے میں یہ سپورٹس کروائی جائیں۔ سالانہ ایک بار مینا بازار بھی لگایا جاتا ہے جس میں بچے ڈرامے، ٹیبلو وغیرہ پیش کرتے ہیں۔ سال میں ایک بار اردو۔ انگریزی تقریری مقابلہ بھی کروایا جاتا ہے۔

محترمہ پرنسپل صاحبہ نے بتایا کہ امسال پہلی بار بچوں میں آرٹ کا مقابلہ بھی کروایا گیا۔ اور اوّل دوم سوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ ہر سال تیسری کلاس کے بچوں کو ٹور کروایا جاتا ہے۔ اس سال تین دفعہ بچوں کو ویڈیو فلمیں دکھائی گئیں۔

ہوم ورک

محترمہ پرنسپل صاحبہ نے بتایا کہ بچوں پر ہوم ورک کا بوجھ کم کرنے کے لئے ہوم ورک کا ٹائم ٹیبل بنا دیا گیا ہے۔ ہر کلاس میں یہ طے کر دیا گیا ہے کہ ہر روز دو یا تین مضامین سے زیادہ کا ہوم ورک نہ دیا جائے تاکہ بچے گھر جانے کے بعد تعلیم کے بوجھ تلے دبے نہ رہیں۔ بلکہ پڑھائی کو ہنسی خوشی لیں۔

سال کے شروع میں سکیم آف ورک بنائی جاتی ہے جس کے تحت یہ طے کر لیا جاتا ہے کہ ہر ماہ کتنا نصاب مکمل کرنا ہے۔ اس طرح پوری ترتیب اور سلیقے سے پورا نصاب ختم کر لیا جاتا ہے اور سال کے آخر میں آ کر تیزی سے نصاب ختم کرنے کی بدمزگی پیدا نہیں ہوتی۔

صفائی

بچوں کے کپڑوں اور جسم کی صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اگر جوتے اور یونیفارم صاف نہ ہو، یا بچوں کے ناخن بڑھے ہوں یا جسم، کان وغیرہ صاف نہ ہوں تو بچوں کو فائن کیا جاتا ہے جس کا مقصد والدین کو متوجہ کرنا ہوتا ہے کہ وہ اپنے بچوں میں صفائی کا شعور پیدا کریں۔

ٹیچرز کی تربیت

اس سال موسم گرما کی چھٹیوں میں ٹیچرز کی تربیت کے لئے ایک پندرہ روزہ ورکشاپ منعقد کی گئی۔ کراچی سے ایک سائیکالوجسٹ مکرم حمید احمد صاحب بھٹی، ملک خالد احمد ظفر، مکرم منیر صاحب اور دیگر اساتذہ نے لیکچر دیئے۔ ٹیچرز کو اسائنمنٹ دی گئیں اور آڈیو ویژیوئل اسباق دیئے گئے۔ اس ورکشاپ سے ٹیچرز کی کارکردگی میں نمایاں بہتری ہوئی۔

الفضل کیلئے اشتہارات کے نئے نرخ

ادارہ الفضل کے بڑھتے ہوئے اخراجات کو سامنے رکھتے ہوئے اشتہارات کے نرخ پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ یکم دسمبر ۱۹۹۲ء سے نئے ریٹس مندرجہ ذیل ہوں گے:۔

بیرون: آخری صفحہ -/۵۰۰۰ روپے ــــ آخری نصف صفحہ -/۲۵۰۰ روپے
اندرون: فی صفحہ -/۴۰۰۰ روپے ــــ نصف صفحہ -/۲۰۰۰ روپے
بیرونی صفحہ -/۱۰۰ روپے فی کالم فی انچ۔ اندرونی صفحہ -/۷۵ روپے۔ شادی و ولادت (کم از کم) -/۱۰۰ روپے

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۲؍دسمبر: آج دوپہر کے وقت دھوپ نکلی ہوئی ہے جبکہ صبح کے وقت گہری دھند تھی۔

○ منگل کے روز صدر اور وزیر اعظم کی ملاقات میں اہم فیصلے کئے گئے۔ پی ڈی اے کے لانگ مارچ کے بعد وزیر اعظم کی صدر سے یہ پہلی ملاقات تھی۔ جس میں ڈیڑھ گھنٹہ تک سیاسی صورتحال۔ لانگ مارچ قومی سلامتی۔ رہنماؤں کے بیانات اور دیگر اقدامات پر غور ہوا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہر سندھی پنجابی، پٹھان اور بلوچ کو پاکستانی بنانا میرا اگلا مشن ہے۔ اقتدار آنی جانی شے ہے۔ مجھے صرف ملک و قوم کا مفاد مدنظر ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز ہفتہ کو سعودی عرب اور پولینڈ کے دورے پر جا رہے ہیں۔

○ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت نے عوام سے کئے وعدے پورے نہیں کئے۔ عوامی سیلاب نااہل اور بدعنوان حکمرانوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جائے گا۔

○ وفاقی وزیر خوراک و زراعت نے کہا ہے کہ موجودہ صورتحال میں اپوزیشن سے مذاکرات کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

○ بھارتی پنجاب میں مسلح سکھوں نے لدھیانہ کے قریب ۱۶ ہندوؤں کو ہلاک کر دیا ہے۔

○ بوسنیا کی صورتحال پر غور کرنے کے لئے اسلامی کانفرنس تنظیم کے وزراء خارجہ کا اجلاس جدہ میں شروع ہو گیا ہے۔

○ انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم ایمنسٹی نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت نے انہیں مقبوضہ کشمیر کے حالات و واقعات سے بے خبر رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس وجہ سے انہیں کشمیر میں ہونے والے مظالم کے بارے میں بہت تھوڑی معلومات حاصل ہیں۔

○ ریلوے کے چیئرمین نے کہا ہے کہ ریلوے کا کرایہ نہیں بڑھایا جائے گا خسارہ متبادل ذرائع سے پورا ہو گا۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطرس غالی نے صومالیہ میں ایک ایسا فوجی آپریشن شروع کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے جس کے ذریعے امدادی کارروائیوں کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔

○ اجودھیا میں صورتحال نازک ہو گئی ہے۔ مزید فوجی دستے بھیج دیئے گئے ہیں۔ بابری مسجد کے تنازعہ کے سلسلہ میں بھارتی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ حکومت اس مسئلہ میں پوری طرح سنجیدہ ہے۔

○ افغانستان کے صوبہ فرح میں فرقہ وارانہ فسادات کے نتیجہ میں ۵۰ افراد ہلاک اور ۲۰۰ سے زائد زخمی ہو گئے ہیں۔

○ لبنان میں بم پھٹنے سے تین فلسطینیوں کے پرخچے اڑ گئے۔

○ ایرانی مجلس شوریٰ کے سپیکر نے کہا ہے کہ سلمان رشدی کی موت کا فتویٰ انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہے۔

○ وزیر اعلیٰ نے سرگودھا۔ خوشاب اور شاہ پور کے لئے سوا تین کروڑ روپے کی امداد کا اعلان کیا ہے۔

○ پشاور سے کراچی براستہ لاہور جانے والا طیارہ لاہور کے ہوائی اڈے پر اترتے وقت خوفناک حادثے کا شکار ہوتے ہوتے بچ گیا۔

○ محکمہ تعلیم نے نقل روکنے کے لئے تعلیمی ایکٹ ۱۹۵۰ نافذ کر دیا ہے امتحانات میں بدعنوانی قابل دست اندازی پولیس ہو گی۔

○ این ڈی اے کے رہنما مولانا کوثر نیازی نے کہا ہے کہ قوم صدر سے دوٹوک انداز میں واضح اقدام کی طلب گار ہے۔

○ جماعت اسلامی کے سیاسی کردار کے تعین کے لئے اہم اجلاس آج منصورہ میں ہو گا۔

○ پاکستانی کمیشن برائے انسانی حقوق کے صدر ریٹائرڈ جسٹس دراب پٹیل نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کرنے کا فیصلہ واپس نہ لیا تو وہ ایک ملک گیر تحریک چلائیں گے۔

○ اسلام آباد میں ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے الطاف گوہر عاصمہ جہانگیر اور دیگر رہنماؤں نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے خلاف تقاریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ فیصلہ واپس نہ ہوا تو عالمی عدالت میں مقدمہ درج کرایا جائیگا۔

اوقاتِ کار کیوریٹو کلینک

— موسم سرما —

پہلا وقت: ۸-۳۰ تا ۲-۰۰

دوسرا وقت: ۳-۳۰ تا ۶-۰۰

ناغہ بروز جمعۃ المبارک

کیوریٹو کلینک گول بازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۷۱

انچارج: ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

قابلِ اعتماد اور گارنٹی شدہ

جاپان کا بنا ہوا ریموٹ کنٹرول

ڈش انٹینا ریسیور لگوائیں اور بہترین رزلٹ پائیں

ڈش ماسٹر۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

فون دکان ۸۳۱ ۲۲ - ۹۲۹

فون رہائش بشارت احمد خاں ۷۸۲

تبدیلی دوکان

محمود جیولرز کی دوکان گولبازار سے تبدیل ہو کر اب بلال مارکیٹ نزد ریلوے کراسنگ اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو گئی ہے

محمود جیولرز۔ بلال مارکیٹ ربوہ

نزد ریلوے کراسنگ۔ فون ۶۸۱، ۶۸۲

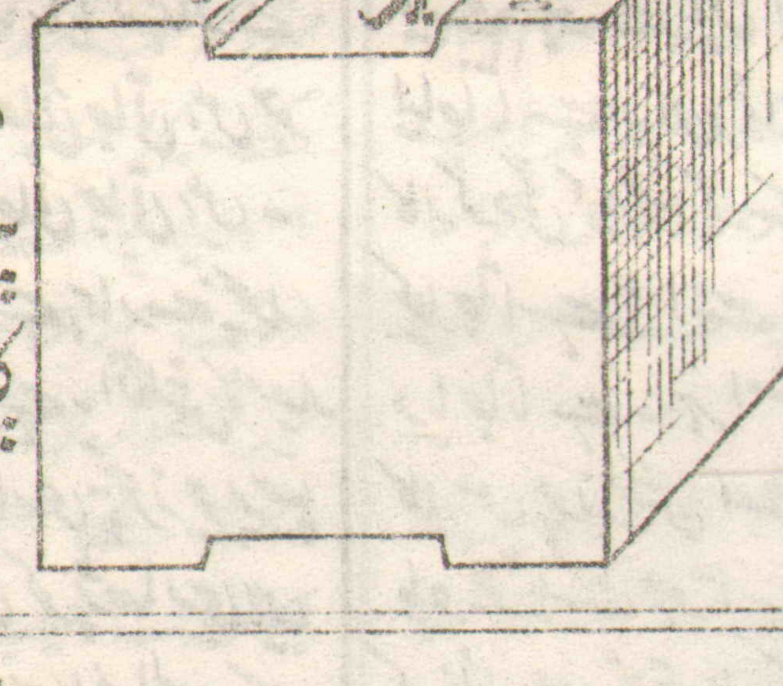

ایک وقت میں تین کام

دھوئے بھی چمکائے بھی کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ (رجسٹرڈ)

WARRIOR WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔

اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۶۱۷۷۶۴ - ۶۷۷۶۴

فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۰۴۵۲۴

حبوب مفید اٹھرا	اکسیر اولادِ نرینہ	زد جام عشق	روشن کاجل	تریاق معدہ	دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
۱۵ گرام - ۱۶/-	(کورس)	خاص	۵/- روپے	۱۰/- روپے	ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
۶۰ گرام - ۴۸/-	۱۵۰/- روپے	۴۸۰/- روپے		۲۰/- روپے	